سوال

(397)کمائی کرنے کی وجہ سے روزے نہ رکھنے والے کے متعلق حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نےاپنے اوراپنے بچوں کےلیے کمائی کرنے کی وجہ سے رمضان کے روزے ترک کردیے، تواس کےلیے کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ شخص جس نے ماہ رمضان کے روزے اس لیے نہ رکھے کہ وہ اپنے اوراپنے بچوں کےلیے کمائی کررہا تھا، اگراس نے یہ کام تاویل سے کام لے کر یہ گمان کرتے ہوئے کیاکہ جیسے مریض کےلیے یہ جائز ہے کہ وہ روزے نہ رکھے، اسی طرح اس شخص کےلیے بھی جائز ہے، جو روزہ ترک کیے بغیر کام نہ کرسکتا ہوکہ وہ روزے کوچھوڑدے تو یہ شخص اگر زندہ ہے تو اسے رمضان کے ان روزوں کی قضا ادا کرنا ہوگی اور اگر فوت ہوگیا ہے، تواس کی طرف سے روزے رکھے جائیں گے۔ اگراس کا وارث اس کی طرف سے روزے نہ رکھے تو وہ اس کی طرف سے ہر دن کے عوض ایک مسکین کوکھانا کھلادے۔ اگراس نےتاویل کے بغیر روزے ترک کیے، توپھر اہل علم کے اقوال میں سے راجح قول یہ ہے کہ ہر وہ عبادت جس کا وقت مقرر ہے، جب انسان اسے بلا عذر وقت مقرر پر ادا نہ کرے، تو وہ قبول نہیں ہوتی، لہذا اسے کثرت کے ساتھ اعمال صالحہ، نوافل اور استغفار کرنا چاہیے۔ اس کی دلیل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے، جو صحیح حدیث میں ہے:

«مَنۡ عَمِلَ عَمَلًا لَیۡسَ عَلَیۡہِ اَمۡرُنَا فَھُوَرَدٌّ» (صحیح مسلم، الاقضیة باب نقض الاحکام الباطلة ح :۱۸، ۱۷۱۸)

''جس شخص نے کوئی ایسا عمل کیا جس کے بارے میں ہمارا امر نہ ہو تو وہ مردود ہے۔''

جس طرح وقت مقررہ کی عبادت کو قبل ازوقت سر انجام نہیں دیا جاسکتا، اسی طرح اسے بعد ازوقت بھی سر انجام نہیں دیا جاسکتا الاّیہ کہ جہالت اور نسیان جیسا کوئی عذر ہو۔ نسیان کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:

«مَنۡ نَامَ عَنۡ صَلَاةً اَونسیھاُ فلیُصَلّیھَا اِذَا ذَکَرہَا۔ وفی روایة: لاَکَفَّارَةَ لَہَا اِلاَّ ذٰلِکَ» (صحیح البخاري، المواقیت باب من نسی صلاة فلیصل اذا ذکر، ح :۵۹۷ و صحیح مسلم، المساجد، باب قضاء الصلاة الفائتة، ح :۶۸۴ (۳۱۵)

''جو شخص کوئی نماز سے سویا رہے یا بھول جائے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے اسی وقت پڑھ لے جب اسے یاد آئے۔'' اور ایک روایت میں ہے: ''اس کا کفارہ بس یہی ہے۔''

البتہ جہالت کا مسئلہ بھی تفصیل طلب ہے لیکن یہ تفصیل کا موقع نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ارکان اسلام

عقائد کے مسائل : صفحہ371

محدث فتویٰ